انڈا خراب نکلا تو دکاندار کو واپس کر سکتے ہیں؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے دکان سے 6 انڈے خریدے، گھر جا کر ان کو استعمال کیا، تو بقیہ انڈے تو ٹھیک نکلے، لیکن ان میں سے ایک انڈا خراب نکلا اور اس خراب انڈے سے کسی طرح فائدہ حاصل کرنا بھی ممکن نہیں، تو کیا یہ خراب انڈا دکاندار کو واپس کر کے اس کی قیمت لی جا سکتی ہے یا نہیں یعنی مشتری کو واپس کرنے کا اختیار حاصل ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جو انڈا توڑنے کے بعد بالکل خراب نکلا، تو اس انڈے کی قیمت دکاندار سے واپس طلب کی جا سکتی ہے کہ بالکل خراب نکلنے والا انڈا ناقابل انتفاع ہونے کی وجہ سے مال متقوم (شرعاً قیمتی مال) نہیں ہے اور جو چیز مالِ متقوم نہ ہو، اس کی بیع باطل ہوتی ہے یعنی اس چیز میں عقدِ بیع اصلاً منعقد ہی نہیں ہوتا اور ایسی صورت میں خریدنے والا، وہ چیز بیچنے والے کو واپس کر کے اس کی قیمت لے سکتا ہے۔

انڈا توڑنے کے بعد خراب نکلا، تو مشتری کو واپس کرنے کا اختیار حاصل ہوگا، چنانچہ مہذّب مذہبِ مہذّب، امام محمد بن حسن شیبانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہ (سالِ وفات: 189ھ/804ء) لکھتے ہیں:

”اذا اشتری الرجل بیضا فوجدہ فاسدا کلہ وقد کسرہ فلہ ان یردہ ویأخذ الثمن کلہ“

ترجمہ: جب ایک شخص نے انڈا خریدا تو اسے مکمل خراب پایا حالانکہ وہ اسے توڑ چکا تھا، تو اسے واپس کرنے اور پوری قیمت واپس لینے کا حق حاصل ہے۔ (کتاب الاصل، جلد 2، صفحہ 500، مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت)

مکمل انڈا خراب نکلنے کی صورت میں اصل بیع ہی اس انڈے میں باطل قرار پائے گی، جیسا کہ المبسوط للسرخسی میں ہے:

”إذا اشتری ... بیضا فوجدہ فاسدا کلہ وقد کسرہ فلہ أن یردہ ویأخذ الثمن کلہ، أما البیض فالفاسد منہ لیس بمال متقوم إذ ھو غیر منتفع بہ ولا قیمۃ لقشرہ فتبین أن أصل البیع کان باطلا“

ترجمہ: جب کسی شخص نے انڈا خریدا تو اسے مکمل خراب پایا حالانکہ وہ اسے توڑ چکا تھا، تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ

اسے واپس کردے اور پوری قیمت واپس لے لے۔ جہاں تک انڈے کا تعلق ہے، تو خراب انڈہ قابلِ قیمت مال نہیں کیونکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے چھلکے کی کوئی قیمت ہوتی ہے، لہٰذا یہ واضح ہوگیا کہ (اس خراب انڈے میں) اصل بیع ہی باطل تھی۔ (المبسوط للسرخسی، جلد13، صفحہ114، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ایک انڈا خراب نکلا تو اسی کی قیمت مشتری لے سکتا ہے، جیسا کہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:

”اشتری عددا من البطیخ أو الرمان أو السفرجل فکسر واحدا واطلع علی عیب رجع بحصته من الثمن“

ترجمہ: اگر کسی نے چند تربوز، انار یا سفرجل (ایک قسم کا پھل) خریدے، پھر ایک کو توڑا اور اس میں عیب پایا، تو وہ صرف اس (عیب دار) حصے کی قیمت واپس لے سکتا ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد6، صفحہ60، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

بعینہ صورت مسئولہ کے متعلق فتاوی فیض الرسول میں سوال ہوا کہ مرغی کا انڈا بیچنے والے سے انڈا خرید لیا اور توڑنے پر خراب نکلا تو انڈا بیچنے والے پر اس کی قیمت واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: انڈا خراب نکلا تو بیچنے والے پر اس کی قیمت واپس کرنا فرض ہے اگر نہیں واپس کرے گا تو حق العبد میں گرفتار ہوگا۔ بہار شریعت (حصہ 11، صفحہ 684، مکتبۃ المدینہ کراچی) میں ہے کہ "انڈا خریدا توڑا تو گندہ نکلا، کُل دام واپس ہوں گے وہ بیکار چیز ہے، بیع کے قابل نہیں۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ540، مطبوعہ اکبر بک سیلز لاھور)

جو چیز مالِ متقوم نہ ہو اس کی بیع "باطل" کہلاتی ہے جیسا کہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:

”ولو اشتری مأکولا في جوفه کالبطیخ والجوز والقثاء والخیار والرمان والبیض ونحوها فکسره فوجده فاسدا۔۔۔ فإن وجده کله فاسدا فإن کان مما لا ینتفع به أصلا فالمشتري یرجع علی البائع بجمیع الثمن؛ لأنه تبین أن البیع وقع باطلا؛ لأنه بیع ما لیس بمال، وبیع ما لیس بمال لا ینعقد“

ترجمہ اور اگر کسی نے کھانے کی کوئی ایسی چیز خریدی جس کے اندر کچھ ہو جیسے تربوز، اخروٹ، ککڑی، کھیرا، انار اور انڈا وغیرہ، پھر اسے توڑا تو خراب پایا۔ پس اگر اسے پورا ہی خراب پایا اور وہ ایسی چیز ہو جس سے بالکل بھی فائدہ نہ اٹھایا جا سکے، تو خریدار بیچنے والے سے پوری قیمت واپس لے گا، کیونکہ یہ واضح ہوگیا کہ (اس چیز میں) بیع ہی باطل ہوئی؛ اس لیے کہ یہ ایسی چیز کی بیع تھی جو مال ہی نہیں تھا، اور جو چیز مال نہ ہو اس کی بیع منعقد نہیں ہوتی۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ284، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بیع باطل کی تعریف کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے

ہیں:

”وأما الباطل وهو ما لا يكون مشروعا لا بأصله ولا بوصفه“

ترجمہ: اور ”باطل“ وہ کہ جو نہ اصل کے لحاظ سے مشروع ہو اور نہ ہی وصف کے اعتبار سے مشروع ہو۔ (رد المحتار مع در مختار، جلد 7، صفحہ 232، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9515

تاریخ اجراء: 22 ربیع الاول 1447ھ 16 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net